سجاد حسین شیخ ۔ بڑودا گجرات 23/9/12

۱۰۸۰/ب

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام کہ ہمارے محلے میں ایک مسجد جو کہ بزرگوں نے تعمیر کروائی تھی جسمیں عرصہ دراز تک نماز بھی ہوتی رہی چند سال قبل اسکو بغیر عذر شرعی کے شہید کرکے اسکے سامنے بیچ میں روڈ ہے تعمیر کر دی گئی نئی جگہ پر نئی مسجد اب جبکہ پرانی مسجد کی جگہ خالی تھی تو اسمیں مدرسہ جسمیں محلے کے بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اور مسجد کے امام کے ٹھہرنے کے لیئے ایک حجرہ بنا ہوا ہے۔ اور اسی کام کے لیئے استعمال ہو رہا ہے تو اسکا استعمال کیسا ہے۔ جواب ارشاد کریں

سجاد حسین شیخ بڑودا گجرات

9878574416.

۹۰۳/ب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب وباللہ التوفیق! جو مسجد ایک مرتبہ نماز پڑھنے کیلئے بن گئی وہ قیامت تک کیلئے مسجد ہوگئی اسکا ادب واحترام ہمارے لئے واجب ہے خواہ اس میں نماز پڑھی جائے یا نہ پڑھی جائے، اسے شہید کیا جائے یا باقی رکھا جائے۔ مسجد پرانی شہید کرکے اس جگہ مدرسہ بنانا جائز نہیں۔ پرانی مسجد کے حصہ میں امام کے رہنے کیلئے کوئی حجرہ بھی بنانا اور اس میں امام کو رکھنا جائز نہیں۔ پرانی مسجد اب بھی مسجد ہے اس مسجد کو مسجد باقی رکھنا اور اسے آباد رکھنا یعنی اذان کہنا نماز باجماعت کرنا ضروری ہے اور جو نئی مسجد روڈ کے آگے تعمیر کی ہے وہ بھی مسجد ہوگئی اسکو بھی آباد رکھنا لازم ہے

کو، اور زمین خرید کر مدرسہ تعمیر کرلیا جائے۔ فقط واللہ اعلم حبیب الرحمٰن عفا اللہ عنہ

مفتی دارالعلوم دیوبند

۹؍ جمادی [illegible] [illegible]ھ

الجواب صحیح
محمود حسن غفرلہ
بلند شہری

الجواب صحیح
وقار علی غفرلہ

29/4/12　　　　267-92

سجاد حسین شیخ بیرودا گجرات۔
M. 7878574416.

ع ب ۱۰۸۱

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید چند سال قبل سعودی عربیہ بغرض معاش گیا اور چند سالوں کے بعد وہاں سے انڈیا واپس آ گیا ہے۔ اور تقریباً دس سال سے اب بھی پینٹ اور شرٹ پہنتا ہے اور پنج وقتہ کی نماز با جماعت بھی ادا کرتا ہے۔ لیکن کسی بھی نماز میں ٹوپی اپنے سر پر نہیں پہنتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ نماز ~~پڑھنے~~ اتنی سخت نہیں ہے جتنی کہ یہاں کے علماؤں نے بنا رکھی ہے۔ اور اب اسکو دیکھکر کئی نئے لوگ بھی سر کھلا بغیر ٹوپی کے نماز پڑھتے ہیں۔ جواب درکار ہے۔ سجاد حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　ع ب ۹۰۲

الجواب وباللہ التوفیق! احادیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ کیساتھ نماز پڑھتے، آپ ایک عمامہ مستقل نمازوں کیلئے رکھا کرتے تھے۔ محدثین نے اس کی مقدار بھی بتائی ہے دیکھئے عرف الشذی شرح ترمذی ص ۲۲۲ ج۱) یہی حال حضرات صحابہ کرام کا تھا کہ ازار و قمیص کیساتھ عمامہ باندھکر نماز پڑھا کرتے تھے اور ان سب کے عمامے کے نیچے ٹوپیاں بھی مروی ہیں۔
بہت بڑے فقیہ اور محدث علامہ حلبی کبیری تحریر فرماتے ہیں والمستحب أن یصلي الرجل في ثلاثة أثواب، قمیص وإزار وعمامة (کبیری ص ۲۱۳) حضرت امام ترمذی لکھتے ہیں الفقهاء أعلم بمعاني الحديث: یعنی فقہاء کرام حدیث کا معنی ومطلب زیادہ سمجھتے ہیں۔ نماز کی حقیقت اللہ کے دربار میں حاضری ہے لہذا پورے ادب واحترام کیساتھ اللہ کے سامنے حاضر ہونا چاہئے۔ ننگے سر حاکم کی عدالت میں یا دربار شاہی میں جانا عام حالات کے اندر خلاف ادب سمجھا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ جو احکم الحاکمین ہے اس کے سامنے ننگے سر کھڑا ہونا بدرجہ اولیٰ خلاف ادب ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ننگے سر نماز پڑھنے کے بجائے سر ڈھانک کر نماز پڑھنا افضل ہے حضور کے طریقہ کا بھی اتباع ہے اور صحابہ کرام کا بھی اتباع ہے، فقہاء کرام کا بھی اتباع ہے۔ ایک ضعیف حدیث میں ہے روی ابن عساکر مرفوعا عن ابن عمر صلاة تطوع أو فريضة بالعمامة تعدل خمسا وعشرين صلاة بلا عمامة۔ یعنی عمامہ کیساتھ جو نماز پڑھی

نہیں ہیں۔ یہ سب حدیث و فقہ کی باتیں اور صحابہ کرام کا عمل پیش کیا گیا ہے۔ جو شخص چند سال سعودیہ رہ کر وہاں سے واپس آنے کے بعد یہ کہتا ہے کہ "نماز تراویح سنت نہیں ہیں حنفی کے یہاں کے علماء نے نا رکھی ہے" وہ حدیث و فقہ سے نابلد اور عقل سے بھی پیدل معلوم ہوتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اوپر کسی غیر مقلد یا مودودی کا سایہ پڑ گیا ہے۔ فقط

واللہ اعلم
حبیب الرحمن عفا اللہ عنہ
مفتی دار العلوم دیوبند
۹/جمادی ۲/۱۴۲۳ھ

الجواب صحیح
محمود حسن غفرلہ
بلند شہری

الجواب صحیح
وقار علی غفرلہ